مرزا عبدالقیوم بیگ
رکن مرکزی مجلس شوریٰ مجلسِ احرارِ اسلام پاکستان (خان پور)

واہ! محسن شاہ جی واہ!

ابھی تو ہمیں جانشینِ امیر شریعت سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ کی جدائی کا صدمہ ہی نہ بھولا تھا کہ محسن شاہ جیؒ آپ نے بھی ہمیں تنہا چھوڑنے میں بہت جلدی کی۔ محسن شاہ جیؒ! احراریوں نے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت کے بعد اپنوں اور پرائیوں سے بہت سی صعوبتیں برداشت کیں۔ کن کن شخصیتوں کے نام گنوائیں جنہوں نے احرار کے وجود کو نیست و نابود کرنے کے لئے شب و روز ایک نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ آپؒ پر اور حضرت سید ابوذر بخاری رحمہ اللہ پر کروٹ کروٹ رحمتیں نازل کرے کہ! آپ کے دور میں انتھک کوششوں سے احرار کا وجود قائم رہا۔

محسن شاہ جیؒ! گلشنِ احرار اجڑنے کے بعد پھر ہرا بھرا ہو رہا تھا۔ گلشن اداس ضرور ہے لیکن مرجھائے گا نہیں۔ آپ کے لگائے ہوئے پودوں کو بڑھنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اب اس گلشنِ احرار میں خزائیں نہیں بہاریں ہی بہاریں رہیں گی! انشاء اللہ۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ جب آپؒ نے سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ہاتھ جوڑ کر کہا تھا! کہ بھائی جان جن مدرسوں کا وجود امیر شریعت رحمہ اللہ کی جوتیوں کے صدقے قائم ہوا تھا آج وہی مدرسے ہمیں جلسے کرنے کی اجازت نہیں دے رہے۔ ہمیں اپنے دینی مدارس قائم کرنے کے لئے جدوجہد کرنی چاہیئے اور آپ "ابو معاویہ بخاری رحمہ اللہ" کوئی ایک مدرسہ سنبھال کر تدریس کا کام شروع کر دیں روشن نتائج نکلیں گے۔

محسن شاہ جی آپ نے ملک کے مختلف حصوں میں تیس (۳۰) کے قریب مجلس احرار اسلام کی زیر نگرانی جو دینی مدارس قائم کئے وہاں سے انشاء اللہ علم کی روشنیاں پھوٹیں گی۔ جن کے وجود سے گمراہی اور لادینیت کی تاریکیاں چھٹ جائیں گی۔ شاہ جی آپ کا یہ ٹھوس اور بامقصد فکر، سوچ، فہم و فراست، تدبر، تعمیری اقدام مجلس احرار اسلام کے کارکنوں کے لئے مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔ انشاء اللہ۔

سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ نے ساری عمر تحریک تحفظ ختم نبوۃ، عظمت صحابہؓ دفاع صحابہؓ، امہات المومنین و صحابیاتؓ کی شان کے لئے بھرپور مساعی جاری رکھی۔ جمہوریت کی بیخ کنی کے لئے آپؒ کی جدوجہد ضرور رنگ لائے گی۔ شاہ جیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اسلام کسی سہارے کا محتاج نہیں۔ جمہوریت انسان کو گمراہی کی طرف دھکیلتی ہے۔ جب کہ اسلام انسان کو گمراہی سے دور اور فلاح کی طرف لے جاتا ہے۔ اسلام میں امن و سکون ہے جب کہ جمہوریت میں بے سکونی، بدامنی اور انتشار کے سوا کچھ نہیں۔ جمہوریت انسان کو تاریک راہوں پر گامزن کر دیتی ہے جبکہ اسلام تاریکی کو دور بھگاتا ہے اور تمام انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہے۔ اسلام میں بھلائی ہے! جمہوریت میں تباہی ہے۔ اسلام انسانوں کو تولتا ہے۔ جمہوریت میں انسانوں کو گنا جاتا

ہے۔ ایک متقی، پرہیزگار، پانچ وقت کا نمازی رزق حلال کمانے والے کا ووٹ اور اس سے متضاد کا ووٹ دونوں برابر نہیں ہو سکتے۔

شاہ جیؒ اکثر فرمایا کرتے تھے! پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ تمام انسانوں کے لئے رحمتہ للعالمین بن کر آئے ہیں جمہوری طرز حکومت میں ان کے ووٹ اور ابوجہل کا ووٹ برابر.........؟ ایسی جمہوریت پر کروڑوں لعنت۔

شاہ جیؒ کی ایسی تقریروں سے جمہوری مولوی سخت نالاں رہتے تھے۔ ایسے مولوی شاہ جی کو گستاخ، بے ادب، سخت مزاج کہتے تھے۔ لیکن آخر علماء کرام کو آہستہ آہستہ شاہ جیؒ کی باتیں سمجھ میں آنا شروع ہو گئیں۔

انشاء اللہ وہ وقت آنے والا ہے اور وہ وقت آ کر رہیگا کہ علماء کرام شاہ جیؒ کے نقش قدم پر چلنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کیونکہ پاکستانی عوام نے پاکستان میں جمہوریت کا حشر دیکھ لیا ہے۔

شاہ جیؒ علماء حق کا سرمایہ تھے۔ شاہ جیؒ کی رحلت امت مسلمہ کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ شاہ جی کی دینی و سماجی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ انشاء اللہ احراری محسن شاہ جیؒ کی قائم کردہ فکری اور نظریاتی روایات کا درخشاں باب ختم نہیں ہونے دیں گے۔

شاہ جیؒ کو چناب نگر "ربوہ" میں مسلمانوں کی پہلی مسجد احرار اور مدرسہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا منفرد اعزاز حاصل ہے۔ شاہ جیؒ پولیس کی بھاری نفری اور سخت ناکہ بندی کے باوجود دریائے چناب کا سینہ چیر کر مسجد احرار چناب نگر پہنچے تھے۔ راقم کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے!۔ آمین۔

بقیہ از ص 54

جہاں تدریس وخطابت کے لیے دعوت دی گئی، بلا حیل و حجت بامی بھر لیتے اور پھر عقیدت مندوں پر علم کے موتی نچھاور کرتے۔

ماہنامہ "الضیاء" لاہور

انہوں نے اپنے والد گرامی کے پورے پورے نقش قدم پر رہ کر تحریک تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کی عظیم خدمات سرانجام دیں۔

ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور دسمبر ۱۹۹۹ء

مجلس احرار اسلام کے امیر اور فرزند امیر شریعت سید عطاء المحسن بخاری اللہ کو پیارے ہو گئے۔ دنیا سے جانا تو سبھی کو ہے لیکن ایسے لوگوں کے لیے دل میں درد سوا ہوتا ہے۔ جو اپنے دور میں علم کے سچے شیدائی اور حق کی آواز تھے۔ جن کے تقویٰ، ایثار، محبت اور دیانت علمی کا ایک زمانہ معترف تھا اور جن کا وجود اس دور خرابی میں مغتنمات میں سے تھا۔

حضرت سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کو قدرت نے خطابت کا جوہر وافر عطا کر رکھا تھا۔ درویشی اور فقر میں بھی ممتاز تھے۔ اسی لئے ان کے کردار میں ایک وقار اور ان کی خطابت میں تاثیر تھی۔ دنیا سے اس حال میں ناطہ توڑا کہ زبان پر کلمہ شہادت تھا۔ بارگاہ ایزدی سے یہ توفیق کسی کسی کو نصیب ہوتی ہے۔